© rasailojaraid.com

عاجزی

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید گھوڑے پر سوار جا رہے تھے کہ راستے میں ایک یہودی نے کہا ''اتق اللہ'' (اللہ سے ڈر) یہ سن کر ہارون الرشید فوراً گھوڑے سے نیچے اترے اور اپنی پیشانی کو مٹی سے مل دیا۔ یہ منظر دیکھ کر مسلمانوں نے خلیفہ سے بڑے تعجب سے سوال کیا کہ ایک یہودی کے کہنے پر آپ نے اپنی پیشانی کو کیوں خاک آلود کیا؟ تو خلیفہ نے جواب دیا کہ جب اس نے اتق اللہ (اللہ سے ڈر) کہا تو مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آ گئی:

﴿**واذ قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم**﴾ ''کہ جب انسان کو کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو اس کی جھوٹی عزت خوفِ خدا کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

اس لیے میں نے سجدہ کر کے اللہ کو بتلا دیا کہ میں ان تکبر کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

پیارے بھائیو! ہمیں بھی ہر وقت عاجز بن کر رہنا چاہیے، تکبر نہیں کرنا چاہیے تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے مستحق بن جائیں اور جنت میں داخل ہو جائیں۔

خاموشی

ایک مرتبہ لقمان حکیم ایک بہت بڑے مجمع سے خطاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کیا تو وہی نہیں جو فلاں علاقے میں میرے ساتھ بکریاں چرواتا تھا۔ لقمان حکیم نے جواب دیا ہاں، میں وہی ہوں۔ اس نے دریافت کیا کہ تجھے اِس مرتبہ پر کس چیز نے پہنچا دیا......؟ تو لقمان حکیم نے جواب دیا ''**صدق الحدیث والصمت مالا یعنیہ**'' کہ میں ہمیشہ سچ بولتا ہوں اور فضول گفتگو سے پرہیز کرتا ہوں۔

ہمیں بھی چاہیے کہ فضول اور بے ہودہ باتوں سے اجتناب کریں تاکہ ہم بھی اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو سکیں۔

نیکی ہو تو ایسی

ایک دفعہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ راستے میں ایک آدمی کو مار پیٹ رہے ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ اس کو کیوں مار رہے ہو......؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اس نے گناہ کیا ہے۔ حضرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر یہ شخص کنویں میں گر جاتا تو تم اس کو نکالتے یا وہیں پڑا رہنے دیتے......؟ تو انھوں نے کہا کہ ہم اس کو ضرور نکالتے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو مارو نہیں بلکہ گناہ سے نکالنے کی کوشش کرو۔

پیارے بچو! ہمیں بھی کسی کو گناہ میں دیکھ کر اس کو ذلیل ورسوا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کی اچھے طریقے سے اصلاح کرنی چاہیے۔

حاضر دماغی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کپڑے کے بنائے ہوئے کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔ ان کھلونوں میں ایک پروں والا گھوڑا بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو آپ نے پوچھا کہ اے عائشہ! کیا گھوڑے کے پر ہوتے ہیں......؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فوراً حاضر دماغی سے جواب دیا کہ ہاں سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے بھی تو پر تھے نا!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ذہانت اور حاضر دماغی پر مسکرا دیے۔

علم کیا ہے......؟

☆ علم ایک ایسا موتی ہے جس کی چمک کبھی ماند نہیں پڑتی۔

☆ علم ایک ایسا راستہ ہے جس پر چل کر انسان اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

☆ علم ایسی دولت ہے جو انسان کو ساری زندگی کے لیے مالا مال کر دیتی ہے۔

☆ علم ایک ایسی تلوار ہے جس کی دھار تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز ہے۔

☆ علم ایک ایسی ڈھال ہے جو جہالت کے خلاف ڈھال کا کام کرتی ہے۔

میرے پسندیدہ اشعار

مشکل میں جو گھبرائے وہ انسان نہیں ہوتا
کفر سے جو ڈر جائے وہ مسلمان نہیں ہوتا
موجوں سے یہ کہتا ہے سمندر کا سکوت
ساحل پہ جو رک جاتے ہیں وہ طوفان نہیں ہوتا

....

جس سے روشن ہو دنیا وہ صیاد پیدا کر
جس سے اتراتے زمانے وہ وفا پیدا کر
جس سے راضی ہو اللہ وہ حیا پیدا کر
جس سے شرمائے شیطان وہ ادا پیدا کر

پُراسرار بندے

حضرت زرارہ بن اوفی بصرہ کے بہت بڑے قاضی تھے اور بنو قشیر قبیلہ کی امامت کرواتے تھے۔ ایک دن صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے:

﴿فاذا الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر﴾ ”کہ جب صور پھونک دیا جائے گا تو وہ دن بہت ہی سخت ہوگا۔“

اس آیت کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ وہیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

☆......☆......☆......☆......☆

© rasailojaraid.com